7واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 18 مارچ 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*819: جناب اعجاز خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ہیں ان میں موجود افسران اور دیگر عملہ کی تعداد کتنی ہے عہدہ گریڈ وائز بیان کریں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں موجود دفاتر کی 12-2011 کے اخراجات اور آمدن بھی بتائیں اور ان دفاتر میں کاشتکاروں اور کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت نے 12-2011 کے دوران کس کس فصل کے نمائشی پلاٹس کہاں کہاں کاشت کئے ہر فصل کی فی ایکڑ پیداوار کیا رہی اور فی ایکڑ کیا اخراجات ہوئے تفصیل سے بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے ضلع کی سطح پر کل 195 دفاتر ہیں جن میں موجود افسران اور دیگر عملہ کی کل تعداد 1038 ہے جس پر 970 افراد کام کر رہے ہیں۔ عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کی طرف سے کاشتکاروں اور کسانوں کو فراہم کردہ سہولیات:

فصلات کی جدید زرعی ٹیکنالوجی کی زمینداروں کو منتقلی۔

خالص زرعی ادویات اور کیمیائی کھادوں کی فراہمی۔

کھیتوں کی مٹی اور پانی کے تجزیہ کی رہنمائی۔

گرین ٹریکٹر کی کسانوں کو 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہمی۔

لیزر لینڈ لیولنگ کی 2 لاکھ 25 ہزار روپے سبسڈی پر فراہمی۔

کاشتکاروں کو مبلغ 560 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے بلڈوزروں کی فراہمی۔

کھیتوں کی پیسٹ سکاؤنگ کے ذریعے کسانون کو بروقت ضرررساں کیڑوں وبیماریوں کے حملہ سے آگاہی۔

اریگیشن سکیموں کی تکمیل۔

زیرِزمین پانی کی مقداراور کوالٹی کے متعلقہ جانچ پڑتال کے لئے رزیسٹیوٹی میٹر کی فراہمی۔

ٹیوب ویلز کھدائی بذریعہ پاورڈرلنگ رگ اور ہینڈبورنگ پلانٹ کی رعائتی نرخوں پر فراہمی۔

(ج) محکمہ زراعت نے مذکورہ سال میں ضلع راولپنڈی میں کل 305 نمائشی پلاٹ لگائے جس میں حکومت کی طرف سے مالی اخراجات کی بجائے کاشتکاروں کو صرف تکنیکی راہنمائی فراہم کی گئی۔ نمائشی پلاٹوں کی جگہ، فصل اور فی ایکڑ پیداوار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع راولپنڈی میں پانچ سالوں میں زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*820: جناب اعجاز خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں پچھلے پانچ سال کے دوران زراعت کی ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مذکورہ مدت کے دوران مشینری کی خریداری کے لیے کل کتنا فنڈ فراہم کیا گیا کتنا خرچ ہوا بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کسانوں کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 754 ٹریکٹر فراہم کیے گئے۔

کچن گارڈن سکیم کے تحت سبزیات کے بیجوں کے 12600 پیکٹ فراہم کیے گئے۔

241 کھاد کے نمونہ جات چیک کروائے گئے۔

124 زرعی ادویات کے نمونہ جات لئے گئے۔

1904 نمائشی پلاٹس لگائے گئے۔

768 ایکڑ رقبہ پر 118 اریگیشن سکیموں کو مکمل کیا گیا۔

914 ایکڑ رقبہ پر 69 ڈرپ / سپر نکلر اریگیشن سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

7365 ایکڑ رقبہ کو ہموار کیا گیا۔

364 زرعی آلات 50 فیصد سبسڈی پر چھوٹے کاشتکاروں کو فراہم کیے گئے۔

پانی کے معیار کو جانچنے کے لئے 336 رزیسٹیوٹی میٹر ٹیسٹ کئے گئے۔

131 ٹیوب ویلز کی بذریعہ پاور ڈرلنگ رگز / ہینڈ بورنگ پلانٹس 23578 فٹ تک ڈرلنگ کی گئی۔

مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کی بجائے کسانوں کے لئے مشینری کی خریداری کی مد میں 3 کروڑ 53 لاکھ 3 ہزار 250 روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کی۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران زرعی مشینری کی خریداری پر سبسڈی کے لئے 1 کروڑ 7 لاکھ 59 ہزار 250 روپے کے فنڈ فراہم کئے گئے جو تمام خرچ ہو گئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)</u>

<u>صوبہ میں سیم تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کی تفصیلات</u>

*1171: <u>محترمہ راحیلہ انور</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب کا سیم سے متاثرہ رقبہ 51 ہزار 293 ایکڑ ہے جبکہ کلر و تھور سے متاثرہ رقبہ 28 لاکھ 67 ہزار 881 ایکڑ ہے Punjab Development Statistics جن میں سے تین اضلاع (جھنگ، سرگودھا اور حافظ آباد) میں سیم و تھور زدہ زمینوں کی بحالی کا منصوبہ بائیو سیلائن (Bio-Saline) II۔ حکومت پنجاب اور UNDP کے اشتراک سے مکمل ہوا۔ جبکہ جنوبی پنجاب میں ایک منصوبہ شروع کیا گیا جس کا مقصد کلراٹھی زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی کے استعمال سے مختلف ٹیکنالوجیز کا فروغ تھا جو ستمبر 2010 سے لے کر جون 2013 میں مکمل ہوا۔

(ب) منصوبہ برائے سیم و تھور زدہ زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔ II کے تحت 80 ہزار ایکڑ شور زدہ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

(ج) منصوبہ برائے سیم و تھور زدہ زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔ II 2006 تا 2010 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا بجٹ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ:	79 کروڑ 55 لاکھ 19 ہزار روپے	
منصوبہ میں پنجاب کا حصہ:	53 کروڑ 3 لاکھ 66 ہزار روپے	(67%)
یو این ڈی پی:	26 کروڑ 51 لاکھ 53 ہزار روپے	(33%)

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع چنیوٹ: زرعی زمینوں کی ہمواری کے لئے بلڈوزر کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1730: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ ضلع کی زرعی زمینوں کی ہمواری کے لئے کتنے بلڈوزر فراہم کئے گئے ہیں اور ضلع چنیوٹ کی حدود میں زرعی رقبہ کی کل تعداد کتنی ہے کیا موجودہ بلڈوزر ضلع کی جملہ ضروریات کے لئے کافی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لیزر لیول کرنے والا آلہ کسانوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے زمانہ میں جبکہ پانی ناپید ہے لیزر لیول کے ذریعے زمین جب ہموار ہو جاتی ہے تو پانی تھوڑے وقت میں دور دور کھیتوں تک پہنچ جاتا ہے اور پانی کی بہت بچت ہو جاتی ہے کیا حکومت محکمہ زراعت کے دفاتر میں وافر مقدار میں لیزر لیول مشینیں اور آسان نرخوں پر کسانوں کو لیزر لیول مشینیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) چنیوٹ ضلع بننے سے پہلے جب وہ ایک تحصیل تھی تو ضلع جھنگ میں 5 عدد بلڈوزر موجود تھے لیکن چنیوٹ کے علیحدہ ضلع بننے کے بعد اس کے حصے میں ایک بلڈوزر آیا۔ ضلع چنیوٹ کا کل زرعی رقبہ 4 لاکھ 18 ہزار 934 ایکڑ ہے جس میں قابل اصلاح رقبہ 80 ہزار 700 ایکڑ ہے۔ اگرچہ ضلع کی ضروریات کے لئے ایک بلڈوزر کافی نہیں ہے لیکن ڈیمانڈ بڑھنے پر دوسرے اضلاع سے بھی بلڈوزر منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لیزر لیولر، آبپاش علاقوں کے کسانوں کے لئے نہایت مفید ہے اور اس کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ حکومت پنجاب نے اس کارآمد ٹیکنالوجی کو وسعت دینے کے لئے ایک منصوبہ کے تحت 06-2005 تا 08-2007 کے دوران 2500 لیزر یونٹ (بشمول 105 یونٹ ضلع جھنگ / چنیوٹ) کسانوں کو 2 لاکھ 25 ہزار روپے سبسڈی فی یونٹ جس پر 56 کروڑ 25 لاکھ روپے خرچ ہوئے، فراہم کئے۔ اب ان خدمات کو مزید وسعت دینے کے لئے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" کے تحت 3000 لیزر یونٹ کسانوں کو فراہم کئے جا رہے

ہیں جس پر 67 کروڑ 50 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ان میں سے 57 یونٹ ضلع چنیوٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ جن میں سے 23 یونٹ پچھلے سال (13-2012) فراہم کئے جا چکے ہیں جبکہ موجودہ مالی سال (14-2013) میں مزید 29 یونٹ کسانوں کو دیئے جائیں گے ان اقدامات سے ضلع چنیوٹ میں ہمواری زمین بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی کی سہولیات بہتر ہو جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع چنیوٹ: پی پی 73 میں پختہ کھالہ جات و دیگر تفصیلات

*1731: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی پی 73 میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال 2009 سے 2013 تک مذکورہ حلقہ کے کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالہ جات کی پیمائش اور ناموں سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) حکومت سال 14-2013 میں مذکورہ حلقہ کے کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع کے حلقہ پی پی 73 میں کھالہ جات کی کل تعداد 70 ہے جن میں سے 63 کھالہ جات پختہ ہیں اور 7 کھالہ جات پختہ نہ ہیں۔

(ب) درج بالا سالوں میں مذکورہ حلقہ میں 8 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔ان کھالہ جات کی پیمائش، نام اور دیگر تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	کھال نمبر	چک نمبر	پیمائش (میٹر)	لاگت (روپوں میں)
1	10456/L	465/J.B	10	25ہزار195

2	13330/R	12/J.B	465	4لاکھ20ہزار257
3	1097/L	126/J.B	781	11لاکھ12ہزار308
4	40255/TL	جہانیاں	583	5لاکھ19ہزار442
5	5365/R	10/J.B	116	1لاکھ43ہزار820
6	7075/R	11/J.B	61	52ہزار135
7	9557/R	11/J.B	84	1لاکھ26ہزار700
8	10694/L	405/J.B	55	1لاکھ11

(ج) سال 14۔2013 میں مذکورہ حلقہ پی پی 73 میں 3 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے جس سے ناپختہ کھالہ جات کی تعداد صرف 4 رہ جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع قصور: غیر قانونی سبزی منڈی کی تفصیلات

*1804: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں غیر قانونی سبزی منڈی قائم ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی منڈی کو ختم کرنے اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جنہوں نے غیر قانونی سبزی منڈی تعمیر کر رکھی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل یکم نومبر 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع قصور میں کوئی غیر قانونی سبزی منڈی قائم نہ ہے۔ تاہم الہ آباد میں ایک پرانی روایتی سبزی منڈی چل رہی ہے۔

(ب)الہ آباد میں جدید سبزی و پھل منڈی نوٹیفائی کی گئی تھی تاہم فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ترقیاتی کام نہ ہو سکے جیسے ہی منڈی میں ترقیاتی کام مکمل ہو جائیں گے تو پرانی منڈی میں کام کرنے والے لوگوں کو جدید سرکاری منڈی میں منتقل کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

پنجاب میں خسارے میں جانے والی مارکیٹ کمیٹیوں کی تفصیلات

*1807: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے اعلیٰ حکام نے مالی خسارے میں جانے والی پنجاب کی 78 مارکیٹ کمیٹیوں کو وارننگ جاری کی ہے اگر انہوں نے 2 ماہ کے دوران اپنا خسارہ ختم نہ کیا تو ان کمیٹیوں کو ڈی نوٹیفائی کر دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماہرین کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود پنجاب میں زرعی مارکیٹنگ کا نیا قانون اور نظام تیار نہیں کر سکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے مطابق مجوزہ قانون منظور ہونے کی صورت میں پنجاب کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں ختم کر کے نئے ڈھانچے کے مطابق نئی مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پرانی مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کر کے نئے ڈھانچے کے مطابق نئی کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل یکم نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 13-2012 میں خسارے میں چلنے والی مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد 89 تھی۔ حکومت نے ان مارکیٹ کمیٹیوں کے سیکرٹری صاحبان سے وضاحت طلب کر لی ہے اور تسلی بخش جواب نہ دینے کی وجہ سے مارکیٹ کمیٹی خانقاں ڈوگراں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ باقی خسارے میں چلنے والی مارکیٹ

کمیٹیاں جن میں مارکیٹ کمیٹی پھلروان، چواسیدن شاہ، کوٹ چھٹہ اور مارکیٹ کمیٹی مانانوالہ شامل ہیں، کو بھی ختم کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔

اس امر کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ 1996 سے مارکیٹ فیس 1 روپیہ فی کوئنٹل ہے جو کہ گزشتہ 18 سال سے بڑھائی نہیں گئی ہے جس سے آمدن اور اخراجات کو متوازن رکھنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ جبکہ ان 18 سالوں میں ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے مارکیٹ فیس کو بڑھانے کے لئے تمام شراکت داران (Stakeholders) کو اعتماد میں لیا جارہا ہے۔

(ب) زرعی مارکیٹنگ کے نئے قانون کا مسودہ منظوری کے لئے جناب وزیر زراعت حکومت پنجاب کو پیش کیا جا چکا ہے جو اس کا جائزہ لے کر وزیرِ اعلیٰ صاحب کو منظوری کے لئے پیش کرے گا۔

(ج) محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے بعد پنجاب کی مارکیٹ کمیٹیوں کا فیصلہ نئے قانون کے مطابق کیا جائے گا۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں جواب دیا جا چکا ہے مارکیٹ کمیٹیوں کے نئے ڈھانچے کا فیصلہ زرعی مارکیٹنگ کے نئے قانون کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع قصور: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1839: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں جنوری 2011 سے مارچ 2013 زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مذکورہ مشینری کیلئے کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ زراعت ضلع قصور میں عملہ Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع قصور میں زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے

2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر کاشتکاروں کو 274 ٹریکٹر فراہم کئے گئے جس پر کل 5 کروڑ 48 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

زرعی ادویات کے 340 نمونہ جات لئے گئے اوران فٹ ادویات کی 23 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

کھادوں کے 314 نمونہ جات لئے گئے اور 17 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

مہنگی کھاد بیچنے والے 300 ڈیلروں کے خلاف 7 لاکھ 35 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا اور 3 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

سبزیات کے بیجوں کے 3 ہزار 500 پیکٹ کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

450 نمائشی پلاٹس برائے فصلات گندم، دھان اور کپاس لگائے گئے۔

88 عدد کھالہ جات کی اصلاح کی گئی۔

138.67 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب۔

2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر 39 لیزر لینڈ لیولر زمینداروں کو فراہم کئے گئے جس پر 87 لاکھ 73 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

مبلغ 91 لاکھ 40 ہزار 779 روپے کی سبسڈی پر 5 عدد بلڈوزرز (ماڈل 1990, 1993) کی کسانوں کو فراہمی۔

زمینداروں کے اشتراک سے 72 عدد بائیو گیس پلانٹس کی تنصیب جن پر فی بائیو گیس پلانٹ مبلغ 50 ہزار روپے سے بائیو گیس ڈرم فراہم کئے گئے جس پر مبلغ 36 لاکھ روپے سبسڈی کی فراہمی۔

زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے بذریعہ رزسٹیویٹی میٹر 133 عدد ٹیسٹ کئے گئے۔

پاور و نیچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 208 ٹیوب ویلز کے لئے 30 ہزار فٹ ڈرلنگ کی گئی۔

(ب) درج بالا مشینری کے لئے 7 کروڑ 63 لاکھ 13 ہزار 779 روپے کا فنڈ جاری کیا گیا جو کہ تمام خرچ ہو گیا۔

(ج) بھرتی پر پابندی کی وجہ سے عملہ Strength سے کم ہے۔ جیسے ہی پابندی ختم ہو گی عملہ کو Strength کے مطابق پورا کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

محکمہ زراعت کے 46 سپر وائزر کی بحالی کی تفصیلات

*2083: سردار شہاب الدین خان سیہڑ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے واٹر مینجمنٹ میں 46 سپر وائزر بھرتی کئے تھے اور وہ 8 سال تک کنٹریکٹ پر کام کرتے رہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت "گریٹر تھر کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" میں حکومت پنجاب نے کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے مطابق کنٹریکٹ پر سپر وائزر کو بھرتی کیا تھا۔ اس پراجیکٹ کی مدت مالی سال 09-2008 سے 13-2012 تک تھی۔

(ب) یہ کہنا درست نہ ہے کہ ان کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے بلکہ 30-06-2013 کو "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کی مدت پوری ہونے پر قواعد کے تحت اس میں کام کرنے والے تمام ملازمین کا کنٹریکٹ ختم ہو گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) اور (ب) میں وضاحت کی گئی ہے "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کی مدت تکمیل 09-2008 تا 13-2012 تھی جو کہ 30-06-2013 کو پوری ہو گئی۔ لہٰذا اس میں کام کرنے والے تمام ملازمین، بمعہ 46 سپروائزرز کا کنٹریکٹ مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت ختم ہو گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

پاکپتن شریف: غلہ منڈی کے قیام کی تفصیلات

*2125: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2009 میں حکومت پنجاب نے پاکپتن میں نئی غلہ منڈی کے قیام کے لئے 25 ایکڑ رقبہ خریدا جس کی خریداری کے لئے بنکوں سے بھاری سود پر قرضہ لیا؟

(ب) مذکورہ بالا منڈی کے قیام کے لئے کن وجوہات کی بناء پر حکومت پنجاب رقم کی فراہمی میں تاخیر کر رہی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا منڈی کی اہمیت کے پیش نظر اس کا قیام کب تک عمل میں لایا جائے گا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی پاکپتن کے پاس منڈی کے قیام کے لئے کچھ رقم بھی دستیاب ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی پاکپتن نے پاکپتن میں غلہ منڈی کے قیام کے لئے 26 ایکڑ 2 کنال 10 مرلے رقبہ خریدا ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اس منڈی کے لئے بینکوں سے بھاری شرح سود سے قرضہ لیا گیا

ہے بلکہ زمین کی خریداری کے لئے مارکیٹ کمیٹی پراونشل فنڈبورڈ سے صرف 2 فیصد شرح سود سے قرضہ لیا گیا ہے۔

(ب)حکومت پنجاب غلہ منڈی کے قیام میں تاخیر نہیں کر رہی بلکہ سابقہ صدر انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی محمد اشرف نے نئی غلہ منڈی کے خلاف عدالت میں رٹ کی ہوئی ہے جس سے نئی غلہ منڈی کے قیام میں تاخیر ہو رہی ہے۔

(ج)عدالتی کارروائی کے خاتمہ پر ہی غلہ منڈی کا قیام عمل میں لایا جاسکے گا۔

(د)مارکیٹ کمیٹی پاکپتن کے پاس 2 کروڑ 75 لاکھ روپے کے فنڈز موجود ہیں اس لئے غلہ منڈی کے قیام کے لئے مارکیٹ کمیٹی پاکپتن کو کوئی مالی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع پاکپتن: بارانی رقبہ کی سیرابی کے لئے بنائے گئے کھالہ جات کی تفصیلات</u>

*2200: <u>جناب احمد شاہ کھگہ</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) ضلع پاکپتن میں جنوری 2010 سے اب تک محکمہ نے بارانی رقبے کی سیرابی کے لئے کتنے کھالہ جات بنائے ہیں؟

(ب)حکومت ضلع پاکپتن کے لاکھوں ایکڑ بارانی رقبے کو سیراب کرنے کے لئے کیا مزید اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب حکومت نے ''پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ (PIPIP)'' جولائی 2012 سے شروع کیا ہوا ہے۔اس منصوبہ کے تحت بارانی رقبے کی سیرابی کے لیے ٹیوب ویلز کے کھالہ جات جنہیں اریگیشن سکیم (Irrigation Scheme) کہتے ہیں، کو پختہ کرنے کے لئے

حکومت پنجاب 2لاکھ 50ہزار روپے فی سکیم بطور سبسڈی فراہم کر رہی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ضلع پاکپتن میں اب تک 15 عدد اریگیشن سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ 10 پر کام جاری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پاکپتن میں لاکھوں ایکڑ رقبہ بارانی ہے۔ ضلع پاکپتن کا کل زرعی رقبہ 9لاکھ 61ہزار 219ایکڑ ہے جس میں 91ہزار 427ایکڑ رقبہ بارانی ہے۔ حکومت پنجاب نے مذکورہ بالا منصوبہ کے تحت بارانی رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے اریگیشن سکیموں کے علاوہ ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کی تنصیب کا منصوبہ بھی متعارف کروایا ہے۔ جس کے تحت کل لاگت کا 60فیصد حصہ حکومت کی طرف سے بطور سبسڈی مہیا کیا جارہا ہے اور بقیہ 40فیصد خرچہ زمیندار کو برداشت کرنا پڑتا ہے مزید برآں، نہری اور بارانی رقبہ کی بہتر سیرابی اور ہمواری زمین کے لئے لیزر لینڈ لیولر بحساب 2لاکھ 25ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر فراہم کئے جارہے ہیں۔ اب تک ضلع پاکپتن میں 72لاکھ روپے کی سبسڈی پر 32عدد لیزر یونٹس فرہم کئے جا چکے ہیں اور موجودہ مالی سال میں 37عدد لیزر یونٹس بذریعہ قرعہ اندازی سبسڈی پر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 15مارچ 2014)

پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ کا ہیڈ آفس و دیگر تفصیلات

*2282: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پارب نے گزشتہ 5سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ پنجاب میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ج) صوبہ پنجاب میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں؟

(د) صوبہ پنجاب میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہیں نیز اس ہیڈ آفس میں کل کتنے ملازمین ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی، سال وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے 58 مختلف پراجیکٹس (زراعت اور لائیو سٹاک) کی فنڈنگ کی ہے جو کہ کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ان 58 پراجیکٹس میں سے 12 پراجیکٹس نے 2013 میں اپنا ریسرچ کا کام مکمل کر لیا ہے اور اب وہ کمرشلائزیشن کے مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان 12 پراجیکٹس کے نام اس طرح سے ہیں:۔

1 Standardization and popularization of direct seeding to increase rice productivity & resource conservation.

2 Exploiting Controlled Atmosphere Technology Potential for Extended Storage and Shipping of Fresh Produce to International Markets.

3 Development of nutrient efficient wheat germless for food security in rainfed areas of Pakistan.

4 Development of parboiling technology and rice varieties suitable for parboiling.

5 .Exploration of rice bran oil production.

Integrated Pest Management (IPM) of Aphids on

6 .Wheat Crop

7. Genetic Improvement of Groundnut for herbicide and disease Resistance.

8 Insecticidal Bioactivity of Essential Oils of Local Medicinal Plants Against Insect Pests of Stored Wheat.

9 Basic seed potato production of new varieties SH-5, FD 35-36 & FD-69-1 from in vitro propageted material & its demonstration in the farmer's fields.

10 Biological management of root knot nematodes on vegetables in Punjab.

11 Transgenic approaches to improve drought and salinity tolerance in wheat.

12 Economics of livestock production and its marketing in Punjab.

(ب) پارب کا دفتر صرف لاہور میں واقع ہے۔اس کے علاوہ پارب کا کوئی دفتر کسی اور ضلع میں نہیں ہے۔

(ج) پارب کی کل 44 پوسٹیں ہیں جن میں اس وقت 24 ملازمین کام کرتے ہیں اور 20 پوسٹیں خالی ہیں۔

(د) جیسا کہ جز(ب) میں بتایا گیا ہے پارب کا ہیڈ آفس مال روڈ نزد GPO، لاہور پر واقع ہے۔یہاں پر کل 44 پوسٹیں ہیں جن میں سے 24 پوسٹوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اور 20 پوسٹیں خالی ہیں۔ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے حکومت سے کل 92 کروڑ 88 لاکھ 66 ہزار روپے کی رقم وصول کی۔ تمام اخراجات کی تفصیل سال وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

صوبہ میں زراعت آفیسر ز کے لئے بنائے گئے دفاتر ودیگر تفصیلات

*2331: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے Agriculture Extension پروگرام کے تحت زراعت آفیسر ز کے لئے جو دفاتر اور گھر تعمیر کئے تھے وہاں وہ کبھی نہیں گئے بلکہ پرائیویٹ لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے یا کیٹل شیڈ بن چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں ہزاروں کی تعداد میں ایگریکلچر اسسٹنٹس (Assistants) بھرتی کئے گئے تھے اور فیلڈ میں ان کے دفاتر بنائے تھے لیکن وہ کبھی کاشتکاروں کو مشورہ دینے فیلڈ میں نہ گئے ہیں اور وہ ڈبل نوکریاں کر رہے ہیں۔ ان کے دفاترز میں مویشی اور گدھے بندھے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں کو کوئی لٹریچر فراہم نہیں کیا جارہا ہے اور نہ ہی ان کو مشورہ دینے کے لئے زراعت آفیسر یا فیلڈ آفیسر کسی زمیندار یا کسان کے پاس جارہا ہے؟

(د) جعلی زرعی ادویات Pesticides اور جعلی ڈی اے پی کھاد کے سلسلہ میں محکمہ زراعت نے گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ میں کتنے ریڈ کئے ہیں اور کتنے Samples لیکر Public Analyst کو بھجوائے ہیں؟

(ہ) محکمہ نے مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے دوکانداروں کو سزا دی اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب میں زراعت آفیسرز کے لئے جو دفاتر اور گھر (Office cum-residence) تعمیر کئے گئے تھے وہ آباد ہیں اور پرائیویٹ لوگوں کے قبضہ میں نہ ہیں ۔زمینداران بھی ان دفاتر میں مشورے لینے کے لئے آتے ہیں کسی دفتر میں کوئی کیٹل شیڈ نہ ہے البتہ بعض دفاتر کی حالت خراب ہے۔اسی طرح بعض رہائشیں بھی رہنے کے قابل نہیں ہیں۔

(ب) پنجاب میں فیلڈ اسسٹنٹس کی منظور شدہ اسامیاں 2981 ہیں لیکن 2500 فیلڈ اسسٹنٹس کام کر رہے ہیں اور 481 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ فیلڈ اسسٹنٹس اپنے منظور شدہ ٹور پروگرام اور اعلیٰ حکام کے احکامات کے مطابق ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ البتہ ڈبل نوکری کا کوئی کیس نوٹس میں نہ آیا ہے اور نہ ہی ان دفاتر میں کوئی مویشی اور جانور بندھے ہوئے ہیں۔

(ج) محکمہ زراعت کی طرف سے فراہم کردہ زرعی لٹریچر فیلڈ سٹاف کے ذریعے کاشتکاروں کو مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ کاشتکاروں کو رہنمائی فراہم کرنے کے لئے زراعت آفیسران اور فیلڈ اسسٹنٹس باقاعدگی کے ساتھ فیلڈ میں جاتے ہیں۔ گندم، دھان، کپاس اور دیگر تفصیلات کے علاوہ باغات کے لئے مخصوص مہینوں میں مہمات چلائی جاتی ہیں تاکہ ان فصلات کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کاشتکاروں کی دہلیز پر پہنچائی جاسکے۔

(د) گزشتہ دو سالوں میں جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف چھاپہ جات اور لئے گئے سیمپل کی تفصیل اس طرح سے ہے:

	نمونہ جات	معیاری	غیر معیاری	چھاپہ جات	ضبطی مال (کلو /لیٹر)	مالیت (روپوں)
جعلی زرعی ادویات	23972	23318	654	420	335087	5کروڑ 11لاکھ 58ہزار 187
جعلی کھادیں	7646	7268	378	185	938976	1کروڑ 52لاکھ 65ہزار 132

(ہ)مذکورہ دوسالوں کے دوران محکمہ زراعت کی طرف سے درج کئے گئے مقدمات میں عدالت نے 87مقدمات کے فیصلوں میں52دوکان داروں کو سزادی جن میں36 کیسوں میں36لاکھ 84 ہزار500روپے جرمانہ ہوااور13 کیسوں میں مجموعی طور پر17 سال قید دی گئی جبکہ کھاد کے گراں فروشوں سے92لاکھ 33ہزار50روپے موقع پر جرمانے کی مد میں وصول کیے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب15مارچ2014)

صوبہ میں ٹریکٹر ساز کارخانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2393: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ میں ٹریکٹر ساز کارخانے غریب اور مستحق کاشتکاروں کو مناسب اورآسان شرائط پر ٹریکٹر فراہم کرتے ہیں؟

(ب)سال2011کے دوران حکومت نے کل کتنے ٹریکٹر تقسیم کئے نیزان ٹریکٹروں کی تقسیم پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی، نیز تقسیم شدہ ٹریکٹر کن کن اضلاع میں کن کن کاشتکاروں کو فراہم کئے گئے، ضلع وائز مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی5ستمبر2013 تاریخ ترسیل17دسمبر2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ میں ٹریکٹر سازادارے ملت ٹریکٹر لمیٹڈ اور الغازی ٹریکٹر لمیٹڈ کاشتکاروں کو حکومت کی طرف سے مہیاکردہ سبسڈی پرہی مناسب قیمت پر ٹریکٹر فراہم کرتے ہیں۔

(ب)حکومت پنجاب نے مالی سال09-2008،10-2009اور13-2012میں30ہزار 43گرین ٹریکٹر2لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر تقسیم کئے جس پر کل6ارب86لاکھ روپے لاگت آئی۔

البتہ2011کے دوران حکومت نے سبسڈی پر کوئی ٹریکٹر تقسیم نہیں کیا۔

(تاریخ وصولی جواب15مارچ2014)

صوبہ میں محکمہ زراعت کی زرعی مشینری وآلات کی تفصیلات

*2453: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) محکمہ زراعت کے زرعی انجینئرنگ شعبہ کے پاس صوبہ بھر میں کون کون سی اہم زرعی مشینری کے آلات موجود ہیں-اس میں سے کتنے فیصد مشینری چالو حالت میں ہیں اور کتنے فیصد خراب ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ محکمہ کے بیشتر مشینری آلات مثلاًبلڈوزر خصوصاًبہت پرانے ماڈل کے ہیں جو وقتاًفوقتاًخراب اور ناقابل استعمال رہتے ہیں کیا نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی بجٹ مختص کیا گیاہے-اگر جواب نفی میں ہے تواس کی وجوہات نیز2012-13 میں مشینری کی مرمت کے لیے کتنابجٹ صرف ہوا؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ عام زمیندار / کاشت کار کوزرعی مشینری باآسانی دستیاب نہیں ہوتی جبکہ مختلف سرکاری افسران، فوجی حکام اور بااثرافراد کے فارمز پر مشینری زیادہ تر موجودرہتی ہے؟

(د) چھوٹے اور درمیانے کاشت کاروں کو باسانی زرعی مشینری کی دستیابی کے لئے کیااقدامات اٹھائے گئے ہیں- تفصیل سے ایوان کوآگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے پاس صوبہ بھر میں جوزرعی مشینری موجود ہے اس کی تعداد، چالواور خراب حالت اور فیصد کی اس طرح سے ہے۔

نام مشینری	کل تعداد	قابل استعمال تعداد	ناقابل استعمال تعداد
بلڈوزر (Bulldozer)	384	338	46
پاورڈرلنگ رگز (Power Drilling Rigs)	29	19	10

ہینڈ بورنگ پلانٹس(Hand Boring Plants)	213	167	46
الیکٹریکل رزسٹیویٹیمیٹر(Electrical Resistively Meter)	10	8	2
پاور ونچز:(Power Winches)	41	37	4

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ کے بلڈوزرز بہت پرانے ہیں اور موجودہ تمام بلڈوزر اپنی طبعی عمر (Economical Life)(11ہزار گھنٹے) سے 5گنا زیادہ پوری کر چکے ہیں۔ محکمہ کو بلڈوزر آخری مرتبہ 1993میں موصول ہوئے تھے۔

2008میں ناقابل استعمال بلڈوزر اور مشینری کو نیلام کر کے جمع شدہ رقم سے نئے بلڈوزرز خریدے جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ محکمہ نے نیلامی کی مد میں اب تک تقریباً20کروڑ روپے سرکاری خزانے میں جمع کروا دیئے ہیں اور نئی مشینری خریدنے کے لئے محکمانہ کارروائی جاری ہے۔ حکومت پنجاب پرائیویٹ اداروں کی بھی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

سال13۔2012میں مشینری کی مرمت کے لیے15کروڑ75لاکھ 37ہزار روپے خرچ کیے گئے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ محکمہ ہذا نے مشینری کی بکنگ کے لیے ترجیحی رجسٹر(Priority Register) بنا رکھے ہیں جو کہ متعلقہ ضلع کے نائب زرعی انجینئر اور تحصیل پر تعینات یونٹ سپر وائزر کے دفتر میں موجود ہوتے ہیں جیسے ہی کوئی کاشتکار بینک میں پیسے جمع کروانے کے بعد دفتر کو مطلع کرتا ہے اُس کا نام پرائرٹی رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے اور باری آنے پر اُس کو بلڈوزر مہیا کر دیا جاتا ہے البتہ حکام بالا کی طرف سے ہنگامی صورتحال یا سیلابی بہاؤ جیسے حالات میں ملکی مفاد کو ترجیح دی جاتی ہے

(د) چھوٹے اور درمیانے کاشتکاروں کو ارزاں نرخوں پر زرعی مشینری مہیا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

2لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر کاشتکاروں کو گرین ٹریکٹرز کی فراہمی۔

2لاکھ 25ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر لیزر لینڈ لیولر کی زمینداروں کو فراہمی۔
ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب۔
ٹیوب ویلز کے لئے بذریعہ پاور و نیچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس ڈرلنگ کی سہولت کی فراہمی۔
چھوٹے اور درمیانے کاشتکاروں کو ۔/560روپے فی گھنٹہ اور بڑے زمینداروں کو 1500 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے بلڈوزروں کی فراہمی۔
مبلغ ۔/100روپے فی گھنٹہ جمع کروانے پر زمیندار کو بلڈوزر کا ڈیزل خود مہیا کرنا ہوتا ہے۔
چھوٹے اور درمیانے کاشتکاروں کے لیے مختلف پراجیکٹس کے تحت 14000 مختلف زرعی آلات کی

سبسڈی پر فراہمی۔
1476 بائیو گیس پلانٹ کی تنصیب۔
بائیو گیس سے ٹیوب ویلز چلانے کے لیے زمینداروں کی مالی معاونت۔
بارانی علاقہ جات کے کاشتکاروں کے مالی اشتراک سے 48 منی ڈیم کی تعمیر۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

پنجاب سیڈ کارپوریشن کا چیئرمین و دیگر تفصیلات

*2454:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے موجودہ چیئرمین کون ہیں-ان کو کب مقرر کیا گیا اور سیڈ کی تیاری اور مارکیٹنگ کے حوالہ سے ان کی تعلیم اور تجربہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن صوبہ پنجاب کی ضروریات کا صرف پچاس فیصد بیج فراہم کر رہی ہے جبکہ بقایا بیج پرائیویٹ سیکٹر فراہم کرتا ہے پنجاب سیڈ کارپوریشن اپنی پیداوار بڑھانے اور مارکیٹ میں اپنا حصہ مزید وسیع کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے مختلف ملٹی نیشنل کمپنیز کے تیار کردہ ہائی برڈ بیج کے مقابلہ کا بیج تیار کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا قیام پنجاب سیڈ کارپوریشن ایکٹ 1976 کے تحت عمل میں لایا گیا۔ ایکٹ کے سیکشن 4 کے تحت کارپوریشن کے معاملات کو بورڈ چلاتا ہے جس کے چیئرمین بلحاظ عہدہ جناب وزیر زراعت پنجاب ہوتے ہیں۔ بورڈ کے موجودہ چیئرمین وزیر زراعت پنجاب ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب ہیں اور پنجاب کابینہ کی تشکیل کے وقت سے بطور چیئرمین بورڈ کام کر رہے ہیں جو ایک میڈیکل ڈاکٹر ہیں، کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھنے اور ایک فارمر ہونے کی حیثیت سے سیڈ کا کما حقہ علم رکھتے ہیں۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج کی تمام پرائیویٹ کمپنیاں مل کر پنجاب میں تصدیق شدہ بیج کی ضروریات کا کل 35 سے 40 فیصد تک مہیا کرتی ہیں۔ اس لئے حکومت نے مسابقت کی فضا قائم رکھنے کے لئے پرائیویٹ کمپنیوں کو بھی بیج کی تیاری کا لائسنس دے رکھا ہے۔ اس مقابلے کی فضا کی وجہ سے کسانوں کو اعلیٰ کوالٹی کا بیج مہیا ہو رہا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن اپنے وسائل کی مناسبت سے اپنی پیداوار اور مارکیٹ میں اپنے حصے کو وقت کے ساتھ وسیع کرتی رہتی ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا کام مختلف اجناس کے صرف منظور شدہ اقسام کے تصدیق شدہ بیج فراہم کرنا ہے جبکہ نئی قسم کا بیج جیسا کہ ہائی برڈ بیج وغیرہ تیار کرنا حکومت کے تحقیقی اداروں کا کام ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نئے قسم کے بیج کی دریافت نہیں کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع خوشاب: گریٹر تھل کینال منصوبے کی تکمیل کی تفصیلات

*2638: سردار شہاب الدین خان سہیڑ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال جو آدھی کوٹ (ضلع خوشاب) سے نکل کر ضلع مظفر گڑھ تک جاتی تھی جس سے ضلع خوشاب، بھکر، لیہ اور کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کا ہزاروں ایکڑ رقبہ سیراب ہونا تھا اب اس منصوبے پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے، کیوں؟

(ب) مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہوگا؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) وفاقی حکومت نے تھل کے علاقے کی ترقی کے لئے گریٹر تھل کینال کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا تھا جسے واپڈا نے تین مراحل میں مکمل کرنا تھا۔ اس منصوبہ کا صرف پہلا مرحلہ مکمل کیا گیا ہے اور اس کے تحت تعمیر کی گئی نہریں محکمہ آبپاشی کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ ان نہروں میں دستیاب پانی کو زراعت کے لئے استعمال کرنے کے لئے محکمہ زراعت نے "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" پانچ سال کے لئے 09-2008 تا 13-2012 شروع کیا تھا۔ اس منصوبہ کے تحت 725 موگہ جات کے لئے کھالہ جات کی تعمیر کے لیے کسانوں کو مالی اور تکنیکی معاونت فراہم کرنا تھی۔ گریٹر تھل کے علاقہ میں پانی، چشمہ۔ جہلم لنک کینال سے مہیا ہوتا ہے۔ اس نہر کے مسلسل نہ چلنے کی وجہ سے متذکرہ علاقہ کو پانی کی فراہمی تسلسل سے نہیں ہوتی۔ لہٰذا پانی کی عدم دستیابی اور ہوا سے ریت کے نہروں میں بھر جانے کی وجہ سے ان کی شکست و ریخت ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے صرف 339 کھالہ جات کی تعمیر ہو سکی اور یہ منصوبہ 30-06-2013 کو ختم ہو گیا ہے۔

اب بقیہ کھالوں کی پختہ تعمیر کے لئے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP) کے تحت سہولت موجود ہے اور زمینداران اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(ب) جیساکہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ 2013-06-30 کو ختم ہو چکا ہے لہٰذا موجودہ مالی سال 14-2013 میں اس کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP) کے تحت ان اضلاع میں کھالہ جات کی پختگی کے لئے وافر مالی وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

صوبہ کی خسارے میں جانے والی مارکیٹ کمیٹیوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2815: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت لاہور کتنے عرصہ سے مذکورہ اسامی پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈائریکٹر نے اپنی تعیناتی کے دوران کون کونسے ایسے اقدامات اٹھائے جن سے صوبہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے خسارے میں کمی واقع ہوئی؟

(ج) مذکورہ ڈائریکٹر کی جب تعیناتی ہوئی تو اس وقت کتنی مارکیٹ کمیٹیاں خسارے میں جا رہی تھیں اور اب کتنی مارکیٹ کمیٹیاں خسارے میں ہیں، ان کے نام و شہر کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ آفیسر نے ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کام کرنے والے ملازمین کو محکمہ کی آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے کتنی دفعہ کیا ہدایات جاری کیں، ان احکامات کی کاپی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ہ) جن مارکیٹ کمیٹیوں نے واضح ہدایات کے باوجود خسارے میں کمی لانے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے، ان کے ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف ڈائریکٹر مارکیٹنگ نے کیا کیا سزائیں دیں ان کی مارکیٹ کمیٹی وائز اور افسر وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت لاہور 2010-04-05 سے اس اسامی پر کام کر رہے ہیں۔

(ب)مارکیٹ کمیٹیوں کے خسارے میں کمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

1996 سے مارکیٹ فیس 1 روپیہ فی کوئنٹل ہے جو کہ گزشتہ 18 سال سے بڑھائی نہیں گئی ہے جس سے آمدن اور اخراجات کو متوازن رکھنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ جبکہ ان 18 سالوں میں ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے مارکیٹ فیس کو بڑھانے کے لئے تمام شراکت داران (Stakeholders) کو اعتماد میں لیا جا رہا ہے۔

تمام ای۔اے۔ڈی۔اے صاحبان اور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی صاحبان کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن میں ہر ممکن اضافہ کر کے خسارے کو کم کریں۔

منڈیوں میں ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں تاکہ کاروبار میں اضافہ ہو اور مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن میں اضافے سے خسارے میں کمی ہو سکے۔

مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کے مفاد کے لئے ان کی گروپ انشورنس اور بینوولینٹ فنڈ کی منظوری کے لئے بھی محکمانہ کارروائی جاری ہے تاکہ ملازمین دل جمعی سے ادارے کے مفاد میں کام کریں اور خسارے میں کمی ہو سکے۔

(ج)مذکورہ ڈائریکٹر کی تعیناتی کے وقت خسارے میں جانے والی مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد 89 تھی جو کم ہو کر 9 رہ گئی ہے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی جوہر آباد	2۔ مارکیٹ کمیٹی خانقان ڈوگراں (ختم ہو گئی ہے)
3۔ مارکیٹ کمیٹی یزمان	4۔ مارکیٹ کمیٹی میانوالی
5۔ مارکیٹ کمیٹی حسن ابدال	6۔ مارکیٹ کمیٹی کہروڑپکا
7۔ مارکیٹ کمیٹی گوجرہ	8۔ مارکیٹ کمیٹی قائدآباد
9۔ مارکیٹ کمیٹی حضرو	

مارکیٹ فیس میں اضافے کی صورت میں صوبے کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں خسارے سے نکل جائیں گی۔

(د)مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کو آمدن میں اضافہ کے متعلق ہدایات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

لائسنس نمبر 6 کا اجراء اوراس کی تجدید کے بارے میں ضروری اقدامات کریں تاکہ ٹھیک سے لائسنسوں کا اجرا،ان کی تجدید اوراندراج ہوتاکہ لائسنس فیس ٹھیک سے اکٹھی ہوسکے اور مارکیٹ کمیٹی کی آمدنی میں اضافے کا باعث بنے۔

ڈائریکٹر فوڈ لاہور سے رابطہ کیا گیا کہ وہ حقیقی طلب کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں سے زمینداروں کی سہولیات کے لئے مختلف چیزیں حاصل کریں تاکہ غیر ضروری اور زیادہ سامان مہیا کرنے کی صورت میں مارکیٹ کمیٹی کے فنڈز ضائع نہ ہوں۔

مختلف کمیٹیوں کی ریکوری کے لئے متعلقہ اضلاع کے ڈی سی او صاحبان کو گزارش کی گئی کہ وہ مارکیٹ کمیٹیوں کے واجبات کی وصولی کے لئے اپنے متعلقہ تحصیل داروں کو ہدایات جاری کریں تاکہ بروقت مارکیٹ کمیٹی کی فیس کی وصولی ہوسکے اور آمدنی میں اضافے کا باعث بنے۔

سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی نے فلور ملز سے مارکیٹ فیس کی وصولی کے خلاف فلور ملز مالکان کے ساتھ غیر قانونی معاہدہ کر لیا تھا جس کو ختم کیا گیا تاکہ مارکیٹ کمیٹی کی اس معاہدہ کی وجہ سے رُکی ہوئی گندم پر فیس فلور ملز مالکان سے حاصل ہوسکے۔

مارکیٹ کمیٹیوں کو ہدایات جاری کرتے رہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدنی دیئے گئے ہدف کے مطابق ہو جس کے لئے لاہور ہیڈ کوارٹر پر ڈویژن وائز سیکرٹری اور ای اے ڈی اے صاحبان سے میٹنگ کرتے رہے تاکہ مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدنی میں اضافے کے لئے اپنی کاوشوں کو تیز کریں اور سخت تلقین کی گئی کہ مارکیٹ کمیٹی کی آمدنی میں اضافہ کریں۔

منڈیوں کی صفائی ستھرائی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں تاکہ صاف ستھرا ماحول حاصل ہونے کی صورت میں کاروبار میں اضافہ ہو اور مارکیٹ کمیٹی کی آمدن میں اضافہ ہوسکے۔

مارکیٹ کمیٹیوں کے زائد کمیشن کو روکنے اور جائز مارکیٹ فیس جو ایک روپیہ فی کوئینٹل ہے رسد کے مطابق حاصل کرنے کی ہدایات جاری کرتے رہیں۔

کیلا جو منڈی کے اندر زیادہ گندگی کا باعث بنتا ہے اُس کے ڈسپوزل کے لئے ہدایات جاری کرتے رہے اور اس پر ہینڈآؤٹ، بروشر شائع کرواکے پورے پنجاب میں تقسیم کئے گئے۔

9۔اکثر اوقات مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدنی بڑھانے کے لئے اور مارکیٹ فیس کی خورد بُرد کو روکنے کے لئے ہدایات جاری کرتے رہیں۔

مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدنی میں اضافے کے لئے لائسنس فیس کی وصولی 200 سے 1500 اور 500 سے 5000 کردی گئی ہے۔ جس سے مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

ریٹ روزانہ اور بروقت جاری ہونے کے لئے ہدایات جاری کرتے رہے۔مارکیٹ کمیٹیاں تھوک اور پرچون ریٹ متعلقہ ڈی سی او کے مشورہ سے جاری کر رہی ہیں۔

(ہ) جِن افسران واہلکاران کو سزا دی گئی ان کی مارکیٹ کمیٹی وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع قصور: پختہ کئے گئے کھالہ جات ودیگر تفصیلات

*2823: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی 180 اور پی پی 183 ضلع قصور میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں، ان کی تعداد اور گاؤں کے نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 14۔2013 میں کتنے کھالوں کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے؟

(ج) کیا مذکورہ بالا حلقوں میں کچھ ایسے کھالہ جات بھی ہیں، جن کو پختہ نہیں کیا جا سکتا، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 12-2011 میں ضلع قصور کے مذکورہ حلقوں میں کوئی کھال پختہ تعمیر نہ ہوا ہے۔ البتہ سال 13-2012 کے دوران حلقہ پی پی 180 اور پی پی 183 میں 8,8 کھالہ جات پُختہ کئے گئے ان کھالہ جات کی تفصیل معہ تخمینہ لاگت (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رواں سال 14-2013 کے دوران مذکورہ ضلع کے حلقہ پی پی 180 اور پی پی 183 میں بالترتیب 14 اور 15 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے۔

(ج) کوئی کھالہ ایسا نہیں ہوتا کہ اس کو پختہ نہ کیا جاسکے۔ مذکورہ بالا حلقوں میں 29 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں، جن کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

لاہور: ڈائریکٹر مارکیٹنگ کی تعیناتی و دیگر تفصیلات

*2826: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت لاہور کی تعیناتی کب کس اتھارٹی کے احکامات سے ہوئی اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد اسی اسامی پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سرکاری ملازم ایک جگہ پر قواعد کے مطابق تین سال سے زائد تعینات نہیں رہ سکتا، اگر ایسا ہے تو مذکورہ آفیسر تین سال سے زائد اس جگہ پر تعینات کیوں ہیں؟

(د) کیا حکومت قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ ڈائریکٹر مارکیٹنگ کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 9 دسمبر 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)5اپریل 2010 کو جناب عارف ندیم، سابقہ سیکرٹری زراعت نے قواعد کے مطابق سینئر ترین ڈپٹی ڈائریکٹر بشیر احمد (سکیل 18۔PS) کو وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے اضافی چارج کی بُنیاد پر ڈائریکٹر مارکیٹنگ تعینات کیا تھا۔جناب عارف ندیم صاحب اب ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) چونکہ ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت کا عہدہ پنجاب میں ایک ہی ہوتا ہے اس لئے مذکورہ آفیسر کو کہیں اور ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا۔علاوہ ازیں ان کے خلاف تا حال کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور ان کی کارکردگی بھی تسلی بخش ہے۔

(د) اس کا جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15مارچ 2014)

گوجرانوالہ: مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2862: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 2010 تا 2013 کی آمدن بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں، آگاہ کریں؟

(د) درج بالا مارکیٹ کمیٹیوں کے سال 2010 تا 2013 کے اخراجات مدوائز بتائیں؟

(ہ) مذکورہ بالا کمیٹیوں میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور فرائض سے آگاہ کریں؟

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے سال 2010 سے 2013 کے دوران کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے؟

(تاریخ وصولی 4 کتوبر 2013 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل 8 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو گوجرانوالہ، کامونکی، ایمن آباد، گکھڑ، وزیرآباد، قلعہ دیدار سنگھ، علی پور چٹھہ اور نوشہرورکاں میں واقع ہیں۔

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں کی آمدن (روپوں میں) اور دیگر تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، سائیکل سٹینڈ اور پلاٹوں کی فروخت وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں کے اخراجات مدوائز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع گوجرانوالہ کی تمام 8 مارکیٹ کمیٹیوں میں کل 84 ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے کمیٹی وائز نام اور فرائض کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی طرف سے مذکورہ سالوں میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات اس طرح سے ہیں۔

محکمہ خوراک کی طرف سے قائم کردہ مراکز خریداری گندم پر کسانوں کے لئے ٹینٹ، کرسیاں، ٹھنڈا پانی، پنکھے اور روشنی وغیرہ کا بندوبست کیا۔

سبزی منڈیوں کی صفائی اور پینے کے پانی کا بندوبست کیا

سستا بازار میں کسانوں کی اجناس کی ڈائریکٹ رسائی کی سہولت فراہم کی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)</u>

<u>لاہور: خسارے میں جانے والی مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کرنے و دیگر تفصیلات</u>

*2897: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) موجودہ ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت لاہور نے صوبہ کی کتنی مارکیٹ کیمٹیوں کے کس کس افسر و اہلکار کے خلاف غیر حاضری کی بناء پر کارروائی کی اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں ان کے نام و عہدہ سے بھی آگاہ کریں؟

(ب) کیا ڈائریکٹر مارکیٹنگ جن مارکیٹ کمیٹیوں کا پچھلے پانچ سال کے دوران آمدن میں اضافہ نہ ہو سکا یا خسارے میں ہیں ان کو ختم کرنے اور یہاں پر کام کرنے والے افسران واہلکاران کو برخاست / ریٹائر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 4 کتوبر 2013 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) درج ذیل ملازمین کو غیر حاضری کی بنیاد پر سزا دی گئی۔

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	مارکیٹ کمیٹی	سزا
1	افتخار حسین بھٹی	سیکرٹری	سمبڑیال	تین سالانہ ترقیاں روک دی گئیں
2	غلام مصطفی بھٹہ	انسپکٹر	سنگھ پورہ	جبری ریٹائر
3	محمد علی	انسپکٹر	چنیوٹ	ملازمت سے برخاست

(ب) جو کمیٹیاں مسلسل خسارے میں چل رہی ہوتی ہیں ان کو کسی دوسری کمیٹی میں ضم کر دیا جاتا ہے جیسا کہ مارکیٹ کمیٹی خانقاں ڈوگراں کو مسلسل خسارے کی وجہ سے ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی صفدر آباد میں ضم کر دیا گیا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی پھلروان، چواسیدن شاہ اور کوٹ چُھٹہ کو ختم کرنے کے لئے section-3 کی نوٹیفکیشن جاری ہو چکی ہے اور section-4 کے نوٹیفکیشن جاری ہونا باقی ہیں کیونکہ قانون کے مطابق ایک ماہ کے اندر اعتراضات سننے ہوتے ہیں اس کے بعد گورنمنٹ section-4 کا نوٹیفکیشن جاری کرتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی مانوالہ کو بھی ختم کرنے پر غور ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع میانوالی: پختہ کئے گئے کھالہ جات و دیگر تفصیلات

*2990: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب)ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ج)ان کھالہ جات کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟
(د)مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟
(ہ)14-2013 کے دوران کتنے کون کونسے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں (09۔2008 تا 13۔2012) کے دوران 88 کھالہ جات پختہ کیے گئے ہیں۔ نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 3 کروڑ 82 لاکھ 29 ہزار 481 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وائز تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج)ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران 3 کروڑ 96 لاکھ 2 ہزار 952 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وائز تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د)مذکورہ ضلع میں 300 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ اس وقت پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP) کے تحت آئندہ پانچ سالوں (13۔2012 تا 17۔2016) کے دوران زیادہ سے زیادہ کھالہ جات، جن کے کاشتکار کھالہ جات کی اصلاح کے لئے اپنے حصے کا کام کر لیں گے، کی اصلاح کی جائے گی۔

(ہ) ضلع میانوالی میں سال 14-2013 کے دوران مزید 40 کھالہ جات کو پختہ کیا جائے گا۔ ان کے نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

نئے بیجوں کی دریافت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2991: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

(ج) ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

1۔ گندم:

گزشتہ 5 سالوں کے دوران گندم پر تحقیق کرنے والے تحقیقی اداروں نے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی، موسمی تبدیلی اور پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی 11 اقسام دریافت کیں جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	لاثانی-08	2008	2	فیصل آباد-08	2008

3	چکوال۔50	2008	4	معراج۔08	2008
5	بارس۔11	2009	6	آری۔11	2011
7	پنجاب۔11	2011	8	ملت۔11	2011
9	آس۔11	2011	10	دھرابی	2011
11	گلیکسی۔13	2013			

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ کپاس

کپاس کی فصل کو پتامر وڑ وائرس، رس چوسنے اور کتر کر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل سے بچانے کے لئے کپاس کے تحقیقی اداروں نے گزشتہ 5 سال میں کپاس کے 10 مختلف بیجوں کو دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	سی آر ایس ایم۔38	2009	2	ایف ایچ۔113	2010
3	ایف ایچ۔114	2012	4	ایم این ایچ۔886	2012
5	ایف ایچ۔942	2012	6	بی ایچ۔167	2013
7	ایف ایچ۔118	2013	8	ایف ایچ۔142	2013
9	بی ایچ178	2013	10	وی ایچ۔259	2013

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے پانچ سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، مکئی، سبزیات، دالیں، تیلدار اجناس اور چارہ جات کی فصلوں کے نئے بیج دریافت کئے۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ ان میں پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ جن کے استعمال سے کسانوں کی مجموعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل کی جانب سے مختلف اقسام عام کاشت کے لیے منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر ملٹی پلائی کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کیلئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

سٹریس سکیب فنگس Citrus Scab Fungus سے پھلوں کو نقصان سے بچانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3134: محترمہ فرحانہ افضل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں سے Citrus Scab Fungus نے باغوں کو اتنا متاثر کیا ہے کہ Citrus پھل فروخت کرنے کے بھی لائق نہیں ہے اس Fungus کے علاج کے لئے بازار میں کوئی خاص Fungus cide دستیاب بھی نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Fungus cides کی فروخت میں ملوث کمپنیاں کسانوں کو گمراہ کرتے ہوئے انہیں وہ Fungus cides بیچ رہی ہیں جو Citrus scab پر قابو پانے میں غیر موثر ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس حوالے سے محکمہ زراعت کا کردار غیر تسلی بخش اور غیر اطمینان بخش ہے، کسانوں کی راہنمائی کرنا تو دور، حکام کھیتوں اور باغوں کے آس پاس بھی نظر نہیں آتے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ برآمد کنندگان Citrus scab سے متاثر ہوا کنو خریدنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس کی وجہ سے کنو اگانے والے کسانوں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ زراعت مذکورہ بالا مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی واضح لائحہ عمل بنانے کاارادہ رکھتا ہے تاکہ کسانوں کو اس پریشانی سے نجات مل سکے؟

(تاریخ وصولی 26 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 3 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سٹرس سکیب بیماری گزشتہ دو سالوں میں ان باغات میں دیکھنے میں آئی ہے جن کی عمر 40 سال سے زائد ہے، جن میں زائد پانی لگایا گیا ہے جو کہ ہوا میں نمی کے اضافے کا باعث بنا اور ان باغات کی مناسب دیکھ بھال بھی نہیں کی گئی۔

اس بیماری کے تدارک کے لئے بازار میں مناسب ادویات دستیاب ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت سٹریس سکیب کو کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اور موثر Funguscides تجویز کرتا ہے جس میں ریلی (Rally)، نیٹوو (Nativo)، ایمی سٹار (Emistar) اور نیکسٹر پرو (Nextorpro) جیسی ادویات تجویز کرتا ہے۔

مزید برآں پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول اور ای ڈی او زراعت جعلی ادویات کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سٹریس سکیب کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ زراعت کی کارکردگی تسلی بخش نہ ہے۔ اس بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے۔

اس بیماری کے خلاف آگاہی کے لئے 597 دیہاتوں باغبان حضرات کی ٹریننگ ورکشاپس کا بندوبست کیا گیا۔ جس میں 2622 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

شعبہ توسیع کے فیلڈ افسران کو بھی پلانٹ پیتھالوجی کے ماہرین نے ٹریننگ دی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ باغبان اس بیماری کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

ای ڈی او زراعت کے دفتر میں ایک انفارمیشن سیل قائم کیا گیا جس میں باغبانوں کو ٹیلی فون پر راہنمائی مہیا کی جاتی رہی۔

#　اس بیماری سے بچاؤ کے لئے تفصیلی پمفلٹ بھی کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔70 فیصد سے زائد باغات بہتر حالت میں ہیں اور ایران، روس، انڈونیشیا اور ملائیشیا کو پھل کی برآمد جاری ہے۔اب تک 11 لاکھ 74 ہزار 350 ٹن پیداوار حاصل ہو چکی ہے جس میں سے 2 لاکھ ٹن برآمد ہو چکا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز(ج) میں وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ اس بیماری کے خلاف بھرپور اقدامات اٹھا رہا ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کا حملہ کنٹرول میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

لاہور: سبزی منڈی بادامی باغ میں سرکاری و غیر سرکاری دوکانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3170: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی بادامی باغ لاہور کے کتنے ملازمین سبزی منڈی بادامی باغ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) سبزی منڈی میں کتنی دکانیں ہیں، کتنی سرکاری اور کتنی غیر سرکاری ہیں؟

(ج) حکومت ان سے ماہانہ کتنی رقم کس کس مد میں وصول کرتی ہے؟

(د) اس منڈی میں جو سبزی بیرون شہر سے آتی ہے وہ ٹرکوں یا بڑے بڑے مزدوں میں آتی ہے، وہ دکانداروں کو خرید نہیں کرنے دی جاتی بلکہ آڑھتی حضرات خود اونے پونے ٹرک خرید لیتے ہیں اور پھر اپنی مرضی سے قیمت کا تعین کر کے مڈل مین کے بعد دکانداروں تک پہنچتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس طریق کار میں تبدیلی لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی لاہور کے 30 ملازمین سبزی منڈی بادامی باغ لاہور میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) سبزی منڈی میں 76 دوکانیں ہیں یہ سب غیر سرکاری ہیں۔

(ج)مارکیٹ کمیٹی سبزی منڈی سے ماہانہ مبلغ پانچ لاکھ روپے بصورت مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے۔

(د)منڈی میں سبزی بیرون شہروں سے ٹرکوں کے ذریعے سے آتی ہے۔اس کو آڑھتی حضرات خود نہیں خریدتے ہیں بلکہ وہ اپنی دوکان /آڑھت پر آنے ولی سبزی و پھل کو بذریعہ نیلام عام فروخت کرتے ہیں۔ جس کو پھڑیا حضرات اور دیگر شہروں سے آئے ہوئے بیوپاری حضرات لاٹ(10تا20 بوریاں)کی صورت میں خرید کرلیتے ہیں اور پھر ان کو دھڑیوں(پانچ کلو یا اس سے کم وزن)میں شہر کے پرچون دوکانداروں کو فروخت کرتے ہیں۔

(ہ)جیسا کہ جز(د)میں وضاحت کی گئی ہے کہ اس کو آڑھتی حضرات خود نہیں خریدتے ہیں بلکہ وہ اپنی دوکان /آڑھت پر آنے ولی سبزی و پھل کو بذریعہ نیلام عام فروخت کرتے ہیں جس کو پھڑیا حضرات اور دیگر شہروں سے آئے ہوئے بیوپاری حضرات لاٹ(10تا20بوریاں)کی صورت میں خرید کرلیتے ہیں اور پھر ان کو دھڑیوں(پانچ کلو یا اس سے کم وزن)میں شہر کے پرچون دوکانداروں کو فروخت کرتے ہیں۔

پھڑیا سسٹم کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت اب اس میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ پہلے پھڑیا حضرات اپنے من مانے نرخوں پر سبزی و پھل فروخت کرتے تھے اور مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ ریٹ لسٹ کو خاطر میں نہ لاتے تھے اب مارکیٹ کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ کے بھرپور ایکشن کی وجہ سے ان کو ریٹ لسٹ(تھوک)کے مطابق سبزی و پھل فروخت کرنے کا پابند بنادیا گیا ہے۔ جس سے مہنگائی میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے، مصنوعی مہنگائی کا خاتمہ ہوگیا ہے، قیمتوں میں استحکام پیدا ہوا ہے اور عوام نے مارکیٹ کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ کے ان اقدامات کو کافی سراہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

16 مارچ 2014 — سیکرٹری

بروز منگل 18 مارچ 2014 محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب اعجاز خان	820-819
2	محترمہ راحیلہ انور	1171
3	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	1731-1730
4	ڈاکٹر نوشین حامد	1807-1804
5	محترمہ راحیلہ خادم حسین	1839
6	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	2638-2083
7	جناب احمد شاہ کھگہ	2200-2125
8	محترمہ نگہت شیخ	2393-2282
9	جناب محمد انیس قریشی	2331
10	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2454-2453
11	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	2815
12	سردار وقاص حسن موکل	2897-2823
13	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	2826
14	چودھری اشرف علی انصاری	2862
15	جناب احمد خان بھچر	2991-2990
16	محترمہ فرحانہ افضل	3134
17	محترمہ فائزہ احمد ملک	3170